تاثرات

مولانا مفتی محمود ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو دل کی حرکت بند ہو جانے سے کراچی میں انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۱ برس تھی۔

مولانا مفتی محمود پاکستان کے نامور عالمِ دین، صفِ اوّل کے سیاسی رہنما اور مشہور مذہبی قائد تھے۔ وہ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے حجاز مقدس جاتے ہوئے کچھ دنوں سے کراچی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ۱۴ اکتوبر کو مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم کی مسجد میں چند علمائے کرام سے بعض مذہبی مسائل کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ دوپہر ساڑھے بارہ بجے کے قریب اچانک دل کا شدید دورہ پڑا۔ ان کو فوری طور پر طبی امداد کے لیے جناح ہسپتال پہنچایا گیا، لیکن ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی ان کی روح جسدِ خاکی سے پرواز کر گئی۔ دوسرے دن ۱۵ اکتوبر کو ان کی میت ان کے آبائی گاؤں عبدالخیل (ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں) پہنچائی گئی، جہاں انھیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کا آغاز ملتان کے مدرسہ قاسم العلوم کی تدریس سے کیا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علومِ درسیہ پر ان کی گہری نگاہ تھی۔ ۱۹۶۲ء میں وہ ملکی سیاست کے میدان میں اُترے، جب کہ ڈیرہ اسماعیل خاں سے انھیں قومی اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد ان کی شہرت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔

مرحوم، مرضِ ذیابیطس کے پُرانے مریض تھے، لیکن نہایت باہمت، جفاکش، محنتی اور مستعد تھے۔ بیماری کی پروا کیے بغیر علمی اور سیاسی سرگرمیاں جاری رکھتے تھے۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے، بود و باش اور رہن سہن میں تکلفات سے دور رہتے تھے۔ بڑے زیرک اور بااصول رہنما تھے۔ گزشتہ چند سالوں میں ملکی سیاسیات اور قومی معاملات میں ان کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور ملک کی تمام سیاسی جماعتوں نے مختلف الخیال ہونے کے باوجود ان کی قیادت و رہنمائی کو قبول کیا۔ وہ جو بات کہتے تھے، تمام حلقے اس کو مانتے تھے، ان کی موت سے پاکستان ایک سلجھے ہوئے عالمِ دین، باثر سیاست دان اور مخلص قومی رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات میں اضافہ فرمائے اور انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔